وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

Ministry of Islamic Affairs, Dawah and Guidance

مناسك الحج والعمرة

حج اور عمرہ کے اعمال

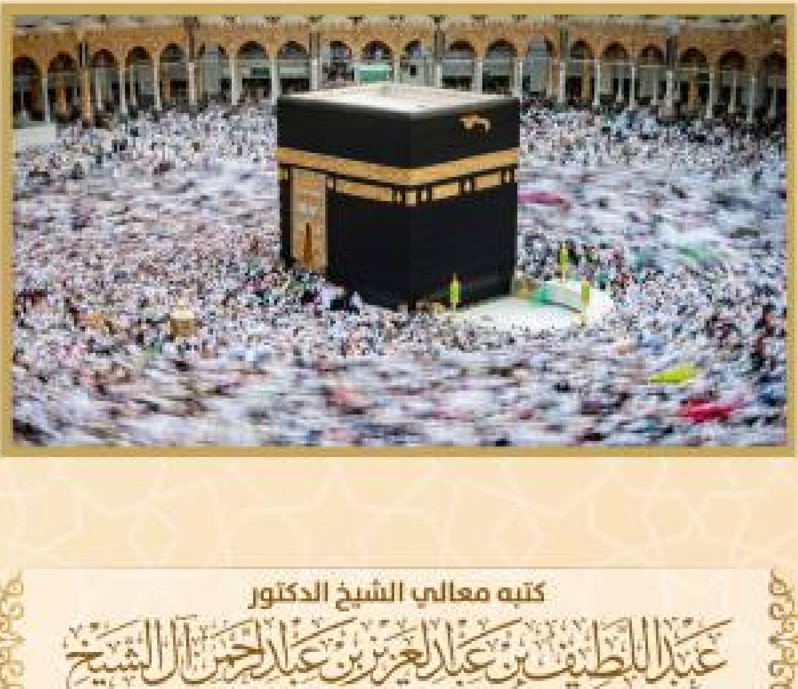

كتبه معالي الشيخ الدكتور

عبد اللطيف بن عبد العزيز بن عبد الرحمن آل الشيخ

اللغة الأردية - اردو

Second Edition 1445 H

مناسك الحج والعمرة

حج اور عمرہ کے اعمال

تحریر
عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ
وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوت وارشاد

الطبعة الثانية ١٤٤٥ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

حج اور عمرہ کے اعمال

مقدمہ

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اور درود وسلام نازل ہو اس ذات پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، جنہوں نے فرمایا: (مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو)۔

اما بعد

حج وعمرہ کے اعمال کے سلسلہ میں کتاب وسنت کی روشنی میں قارئین کی سہولت کے پیش نظر مختصر اور واضح انداز میں یہ کتابچہ پیش خدمت ہے؛ تاکہ پڑھنے والا اس سے مستفید ہو، اور اپنے حج وعمرہ کے اعمال کو مکمل طور پر آسانی، سہولت اور اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مقبول حج کا بدلہ صرف جنت ہے"۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتابچہ کو ہمارے حاجی بھائیوں، زیارت کرنے والوں اور عمرہ کرنے والوں کے حق میں عام خیر کا باعث بنائے، اور ہم سے نیز ان سب سے نیک اعمال کو قبول فرمائے۔ اللہ توفیق عطا کرنے والا ہے

تحریر

عبداللطیف بن عبدالعزیز آل الشیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوت وارشاد

حج اور عمرہ کے اعمال

حج اسلام کے ان پانچ ارکان میں سے ایک ہے جن پر اسلام کی بنیاد ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلۡبَيۡتِ مَنِ ٱسۡتَطَاعَ إِلَيۡهِ سَبِيلٗاۚ﴾ (آل عمران:۹۷) "اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے"۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں. نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔ (بخاری 8، مسلم 16)

نیز استطاعت رکھنے والے کے لئے زندگی میں ایک بار حج کی فرضیت اور وجوب پر امت کا اجماع ہے۔

حج کے مقاصد اور حکمتیں:

توحید حج کا اہم ترین مقصد ہے: اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَإِذۡ بَوَّأۡنَا لِإِبۡرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلۡبَيۡتِ أَن لَّا تُشۡرِكۡ بِي شَيۡـٔٗا وَطَهِّرۡ بَيۡتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلۡقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ۝٢٦﴾ (الحج:۲۶)، (اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو

طواف، قیام، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا).

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك. ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ پھر حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو ہی جملہ نعمتوں اور بادشاہت کا مالک ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔“

اللہ کی نشانیوں اور اس کی شریعتوں کی تعظیم کرنا: ﴿ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ ﴾ (الحج:٣٢). "یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت واحترام کرے تو یہ اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے"۔

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ حرمین شریفین کی قداست و پاکیزگی کی رعایت کریں، چنانچہ ان پر امن مقامات کو جلوس اور مظاہرات کی جگہوں میں تبدیل کرنا، یا ان میں بینرز، نعرے اور سیاسی اداروں اور پارٹیوں کی تصویریں لگانا ہرگز جائز نہیں۔

حج کے عظیم ترین مقاصد اور حکمتوں میں سے ہے: اللہ کی طرف رجوع کرنے اور اس سے پناہ مانگنے میں اخلاص برتنا، اور مسلمانوں میں اتحاد واتفاق قائم ہونا۔

ارکان حج:

۱- احرام، (یعنی: حج یا عمرہ کے اعمال میں داخل ہونے کی نیت کرنا)۔

۲- میدان عرفات میں وقوف کرنا (ٹھہرنا)۔

۳- طواف افاضہ کرنا۔

۴- حج کی سعی کرنا۔

واجبات حج:

1- میقات سے احرام باندھنا۔

2- ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو غروب آفتاب تک عرفات میں رکے رہنا؛ کیونکہ نبی ﷺ نے غروب آفتاب تک وقوف کیا اور فرمایا: "خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ"، "تم مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو"۔

3- عید قرباں (یعنی دس ذی الحجہ) کی رات کو مزدلفہ میں گذارنا۔

4- جمرات کو کنکری مارنا۔

5- سر کے بال حلق کرانا، یا چھوٹے کرانا۔

6- ایام تشریق میں رات منی میں گذارنا۔

حج اور عمرہ کرنے والے کو مناسک (حج وعمرہ کے اعمال) میں داخل ہونے سے پہلے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

۱- عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرنا، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة: ١٩٦]. "حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو"۔

۲- اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنا؛ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [النور: ٣١] "اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ"۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوا إِلَى اللهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ)؛ (مسلم: ۲۷۰۲) "لوگو! اللہ سے توبہ کیا کرو بے شک میں اللہ سے ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں"۔

۳- مخصوص اداروں سے ضروری پرمیشن (تصریح) نکالنا، اور کسی حج گروپ کے ساتھ شامل ہونا؛ تاکہ حاجی اپنے حج کے اعمال کو آسانی اور سہولت کے ساتھ مکمل طور پر ادا کر سکے۔

۴- نیک صحبت اختیار کرنا؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اپنے دوست کے دین (طریقہ) پر ہوتا ہے؛ تو تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ غور کرے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے"۔ (یہ حدیث حسن ہے، اسے ابوداود، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے)

۵- کتاب وسنت سے حج وعمرہ کے احکام کو سیکھنا۔

میقات:

یہ وہ جگہیں ہیں جن کو نبی ﷺ نے متعین کیا ہے تاکہ حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا وہاں سے احرام باندھے۔اور میقات پانچ ہے:

اول: ذوالحلیفہ (ابیار علی)، یہ اہل مدینہ کا اور وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے۔

دوم: جحفہ: یہ ملک شام اور وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے، اور فی الحال لوگ -رابغ- سے احرام باندھتے ہیں۔

سوم: یلملم، یہ تہامہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے، اور یہ اہل یمن اور وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے۔

چہارم: قرن منازل، اسے (سیل) کہا جاتا ہے، اور یہ اہل نجد اور وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے۔

پنجم: ذات عرق، اور یہ اہل عراق اور وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے۔

نبی ﷺ نے مذکورہ بالا جگہوں کو میقات قرار دیا اور فرمایا: (یہ میقات ان مقامات کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں)۔(بخاری:1526، مسلم:1181)

حج کے اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں: تمتع، افراد اور قران.

تمتع: یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے، اور احرام باندھتے وقت کہے: "لبيك عمرةً"، جب وہ مکہ پہونچے تو عمرے کا طواف وسعی کرے، سر کے بال منڈائے یا چھوٹے کرائے۔ پھر یوم ترویہ کو- جو کہ ذی الحجہ کا آٹھواں دن ہے- صرف حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام اعمال کو انجام دے، اور اس پر حج کی قربانی لازم ہو گی۔

افراد: یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے، اور "لبيك حجًا" کہے، جب مکہ پہونچے تو طواف قدوم کرے پھر حج کی سعی کرے اور اپنے احرام میں باقی رہے یہاں تک کہ عید والے دن جمرات کو کنکری مار کر اور حلق کر کے حلال ہو جائے، اور اس پر حج کی قربانی نہیں ہے۔

قران: یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے، چنانچہ کہے: "لبيك عمرةً وحجًا"۔ قران کرنے والا حج افراد والے کی طرح سارے اعمال کرے گا، مگر قران والا حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پکارے گا اور اس پر حج کی قربانی لازم ہو گی۔

عمرہ کا طریقہ:

جب کوئی عمرہ کا ارادہ کرے تو اس کے لئے مشروع ہے کہ وہ اپنے کپڑے اتار دے، اور ویسے ہی غسل کرے جیسے وہ جنابت کا غسل کرتا ہے، اور اپنے سر اور داڑھی میں خوشبو لگائے۔

احرام باندھتے وقت مردوں اور عورتوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے، غسل کرنے اور خوشبو لگانے کے بعد احرام کا کپڑا پہنے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے، اور اگر کسی فرض نماز کا وقت ہو تو فرض نماز کو ہی پڑھ لے، اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو احرام کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے: لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔ آدمی بلند آواز سے اسے کہے، اور عورت صرف اتنی ہی آواز کے ساتھ اسے کہے جس کو اس کے بغل والا شخص سن سکے۔

اور محرم (احرام باندھنے والے) کو چاہئے کہ وہ بکثرت تلبیہ پکارے، عمرہ میں احرام باندھنے سے لے کر طواف شروع کرنے تک، اور حج میں احرام باندھنے سے لے کر عید الاضحی کے دن بڑے جمرہ کو کنکری مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

جب مسجد حرام میں داخل ہو تو اپنا داہنا پیر پہلے رکھے اور کہے: "بسم الله، والصلاة والسلام على رسول الله، اللهم اغفر لي ذنوبي، وافتح لي أبواب رحمتك، أعوذ بالله العظيم، وبوجهه الكريم، وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم".

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے، اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے، میں شیطان مردود کے شر سے انتہائی عظمت والے اللہ، اس کے انتہائی محترم چہرے اور اس کے سلطان قدیم کی پناہ لیتا ہوں)۔

پھر طواف شروع کرنے کے لئے حجر اسود کے پاس جائے اور اپنے داہنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے اور اس کو بوسہ دے، اگر ہاتھ سے استلام کرنا (چھونا) میسر نہ ہو تو حجر اسود کی طرف رخ کر کے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف ایک بار اشارہ کرے اور ہاتھ کو بوسہ نہ دے۔

اور حجر اسود کے استلام کے وقت کہے: بسم الله والله أكبر، اللهم إيماناً بك، وتصديقًا بكتابك، ووفاء بعهدك، واتباعًا لسنة نبيك محمد ﷺ.

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ تجھ پر ایمان، تیری کتاب کی تصدیق، تیرے عہد کی تکمیل اور تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت کی پیروی میں)۔

پھر دائیں جانب ہو کر طواف شروع کرے اور خانہ کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھے۔ جب رکن یمانی پر پہونچے تو بغیر بوسہ دیے ہوئے اس کا استلام کرے، اگر ایسا کرنا میسر نہ ہو تو اس کے لئے بھیڑ نہ لگائے، اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان کہے: ﴿رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ۝٢٠١﴾

اللهم إني أسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة (اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے"۔ اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں مغفرت اور عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔

اور جب بھی وہ حجر اسود کے پاس سے گزرے تو اللہ اکبر کہے اور اپنے باقی طواف میں جو بھی ذکر، دعا، یا قرآن پڑھنا چاہے پڑھے، کیونکہ خانہ کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کی سعی اور رمی جمرات کو اللہ کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

آدمی کو طواف میں دو کام کرنا چاہئے:

پہلا: طواف شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک اضطباع کرنا، اور اضطباع کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی چادر کے درمیانی حصہ کو اپنے داہنے ہاتھ کے بغل کے نیچے کرتے ہوئے اس کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈالے (یعنی داہنا کندھا کھلا رکھے)، اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو چادر کو طواف سے پہلے والی حالت پر کر لے (یعنی دونوں کاندھوں کو ڈھانک لے)۔

دوسرا: طواف کے ابتدائی تین چکروں میں رمل کرنا، رمل کہتے ہیں: قدموں کو قریب قریب رکھتے ہوئے تیزی سے چلنا۔

جب طواف کے ساتوں چکر مکمل کر لے تو مقام ابراہیم کے پاس آئے اور پڑھے:

﴿وَٱتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبۡرَٰهِـۧمَ مُصَلًّىۖ﴾ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ﴿قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡكَٰفِرُونَ﴾ اور دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد ﴿قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھے۔ پھر سعی کرنے کی جگہ پر جائے، اور جب صفا سے قریب ہو تو پڑھے: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلۡمَرۡوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ جب کعبہ نظر آنے لگے تو اس کی طرف رخ کرے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان کرے اور جو کچھ دعا کرنا چاہتا ہے کرے۔ نبی ﷺ نے یہاں پر یہ کہا تھا:

"لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير. لا إله إلا الله وحده، أنجز وعده، ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا (اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست دی۔):اس کو تین مرتبہ دہرائے، اور ان کے درمیان دعائیں کرے۔

پھر صفا سے اتر کر چلتے ہوئے مروہ کی طرف جائے، اور جب سبز نشان پر پہونچے تو جس قدر ممکن ہو تیز چال چلے، اور جب سبز نشان کے دوسرے کنارے پر پہونچے تو اپنی عام

چال چلے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے تو اس پر چڑھے اور قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرے اور وہی کچھ کہے جو صفا پر کہا تھا، پھر مروہ سے صفا کی جانب جائے، چنانچہ چلنے کی جگہ پر چلے اور دوڑنے کی جگہ پر دوڑے، اور جب صفا پر پہونچے تو وہی کچھ کرے جو اس نے پہلی بار کیا تھا یہاں تک سات چکر مکمل کر لے، صفا سے مروہ کی طرف جانا ایک چکر ہے، اور مروہ سے صفا کی جانب واپسی دوسرا چکر ہے۔

پھر اپنی سعی کے سات چکر کو پورا کر لینے کے بعد، اگر مرد ہے تو اپنے سر کا حلق کرائے اور اگر عورت ہے تو ایک انگلی کے پور کے برابر اپنے سر کا بال کاٹے۔

ضروری ہے کہ حلق مکمل طور پر پورے سر کا کیا جائے، اسی طرح سے بال بھی سر کے تمام حصوں سے کاٹے جائیں، اور حلق کرانا بال کاٹنے سے افضل ہے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے حلق کرانے والوں کے حق میں تین بار دعا کی ہے اور بال کاٹنے والوں کے حق میں صرف ایک بار۔

پھر اس کے بعد وہ عمرہ سے مکمل طور پر حلال ہو جائے گا اور وہ سب کچھ کرے گا جو حلال لوگ کرتے ہیں جیسے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، بیویوں سے ہم بستری کرنا وغیرہ۔

حج کا طریقہ:

جب یوم ترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ کا دن آئے تو چاشت کے وقت اپنی اسی جگہ سے جہاں سے حج کا ارادہ کر رہا ہے حج کا احرام باندھے، اور وہ سب کرے جو کچھ عمرہ کا احرام باندھتے وقت کیا تھا، جیسے غسل کرنا، خوشبو لگانا، نماز پڑھنا۔ پھر حج کے احرام کی نیت کرے اور تلبیہ پکارے، اور حج میں تلبیہ پکارنے کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ میں تلبیہ پکارنے کا تھا سوائے اس کے کہ وہ یہاں پر -لبیك عمرة- کے بجائے -لبیك حجا- کہے گا۔

پھر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے اور وہاں پر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں قصر کے ساتھ بغیر جمع کئے ہوئے ادا کرے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے منیٰ میں قصر کیا تھا اور جمع نہیں کیا تھا۔

جب عرفہ والے دن سورج طلوع ہو جائے تو منیٰ سے عرفہ کے لئے روانہ ہو جائے، چنانچہ زوال کے وقت نمرہ پہونچے؛ -جو کہ سنت ہے-، اور جب سورج مائل ہو جائے (یعنی زوال شمس ہو جائے) تب نماز ظہر اور عصر کو جمع تقدیم کے ساتھ دو دو رکعت ادا کرے جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا تھا؛ تاکہ وقوف عرفہ اور دعا کے لئے لمبا وقت میسر ہو سکے۔

پھر نماز کے بعد خود کو ذکر و اذکار، دعا اور اللہ عزوجل سے گریہ وزاری کے لئے فارغ کر لے، اور قبلہ رخ ہو کر، اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے، اگرچہ جبل عرفہ

اس کے پیچھے ہی کیوں نہ ہو؛ کیونکہ سنت قبلہ کا استقبال کرنا ہے نہ کہ جبل عرفہ کا۔ نبی ﷺ نے جبل عرفہ کے پاس وقوف کیا اور فرمایا:- میں نے یہاں پر وقوف کیا ہے، اور سارا عرفہ وقوف کرنے کی جگہ ہے، اور وادی عرنہ سے نکل جاو۔(مسلم 1218)

اور نبی ﷺ نے اس عظیم جگہ میں سب سے زیادہ یہ دعا کی تھی: "لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير".

عرفہ میں وقوف کرنے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ عرفہ کے دن سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ کی حد سے باہر نکلے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے غروب آفتاب تک وقوف کیا ہے اور فرمایا ہے: "تمہیں چاہئے کہ مجھ سے اپنے حج وعمرہ کے اعمال لے لو"۔

عرفہ میں وقوف کرنے کا وقت عید کے دن طلوع فجر تک رہتا ہے، چنانچہ جس شخص نے عید کے دن طلوع فجر سے پہلے عرفہ کا وقوف نہیں کیا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔

جب سورج غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لئے روانہ ہو، اور جب مزدلفہ پہونچے تو مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کرکے پڑھے۔

اور رات مزدلفہ میں گذارے، اور جب فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی نماز کو اول وقت میں اذان واقامت کے ساتھ ادا کرے، پھر مشعر حرام کے پاس جائے اور وہاں پر جو چاہے دعا کرے یہاں تک خوب اجالا ہو جائے، اگر مشعر حرام کے پاس جانا میسر نہ ہو تو اپنی ہی جگہ پر دعا کرے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور پورا

مزدلفہ وقوف کرنے کی جگہ ہے"(مسلم 1218)اورذکرواذکار نیزدعاوں کے وقت وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاکر قبلہ رخ رہے۔

جب اجالا خوب پھیل جائے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے منی کی طرف روانہ ہوجائے اور وادی محسر میں تیزی سے چلے۔اور جب منی پہونچے تو جمرہ عقبہ کو جو کہ آخر میں مکہ کی طرف ہے یکے بعد دیگرے سات کنکریاں مارے،ہر کنکری تقریبا کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو۔ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

جب کنکری مار کر فارغ ہوجائے تو حج کی قربانی کرے، پھر اگر مرد ہے تو وہ اپنے سر کا حلق کرائے نیز عورت حلق کے بجائے بال کاٹ لے، پھر مکہ (حرم) کے لئے روانہ ہوجائے،اور حج کا طواف اور سعی کرے۔

اور تحلل اول (پہلے مرحلہ کا حلال ہونا) کو موخر کرنے میں زیادہ احتیاط ہے یہاں تک کہ محرم حلق کرالے یا بال چھوٹا کرالے، یا طواف افاضہ کرلے۔

پھر طواف اور سعی کے بعد منی لوٹ جائے اور گیارہویں، بارہویں کی راتیں منی میں گذارے، اور ان دونوں دنوں میں زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارے۔اور بہتر ہے کہ کنکری مارنے کے لئے پیدل جائے،اور اگر سوار ہوکر جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔چنانچہ پہلے والے جمرہ کو جو مکہ کی طرف سے سب سے آخر میں اور مسجد خیف کی طرف ہے، اس کو یکے بعد دیگرے سات کنکریاں مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے، پھر تھوڑا آگے بڑھے اور من چاہی لمبی دعا کرے، اگر

دیر تک کھڑا رہنا اور لمبی دعا کرنا مشقت کا باعث ہو تو اپنی سہولت کے اعتبار سے دعا کرلے، چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو؛ تاکہ سنت کی موافقت ہو جائے۔

پھر درمیان والے جمرہ کو پے در پے سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے، پھر بائیں جانب ہو کر، قبلہ رخ ہو جایے، اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اگر ممکن ہو تو لمبی دعا کرے ورنہ جتنا میسر ہو اسی پر اکتفا کرے۔ اور دعا کے لئے نہ ٹھہرنا مناسب نہیں ہے؛ کیونکہ یہ سنت ہے۔

پھر بڑے والے جمرہ کو پے در پے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ پھر واپس لوٹ جائے اور اس کے بعد دعا نہ کرے۔

بارہویں تاریخ کو کنکری مارنے کے بعد اب اگر وہ جلدی کرنا چاہتا ہے تو منیٰ سے نکل جائے، اور اگر تاخیر کرنا چاہتا ہے تو تیرہویں کی رات منیٰ میں گذارے اور دن میں زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارے، جیسا کہ پہلے کیا تھا، اور تاخیر کرنا افضل ہے، واجب نہیں۔ لیکن اگر بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے تک وہ منیٰ میں رکا رہا تو پھر تاخیر کرنا اس پر لازم ہو جائے گا، یہاں تک کہ زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکری مارلے۔

اور جب مکہ سے اپنے ملک کی طرف جانے کا ارادہ کرے تو طواف وداع کئے بغیر نہ جائے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی شخص ہرگز روانہ نہ ہو یہاں تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو، (مسلم 1327) اور ایک روایت میں ہے: لوگوں کو

حکم دیا گیا کہ سب سے آخر میں تمہارا عمل بیت اللہ کا طواف ہو مگر ایام ماہواری والی عورت سے اس کو معاف کر دیا گیا ہے۔(بخاری 1755، مسلم 1328)

محظورات (ممنوعات) احرام:

یہ وہ ممنوعہ چیزیں ہیں جن سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کو احرام کی وجہ سے روکا جاتا ہے اور ان کی تین قسمیں ہیں:

ایک قسم وہ ہے جو مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے، ایک قسم ایسی ہے جو عورتوں کے علاوہ صرف مردوں پر حرام ہے، اور ایک قسم وہ جو صرف عورتوں پر حرام ہے مردوں پر نہیں۔

*جو قسم مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہے اس میں درج ذیل چیزیں ہیں:

1- سر کے بال کو حلق یا کسی اور طریقہ سے زائل کرنا۔

2- دونوں ہاتھوں یا پیروں کے ناخن کو کاٹنا۔

3- احرام کے بعد کپڑے یا جسم وغیرہ میں خوشبو لگانا۔

4- شہوت سے دیکھنا یا چمٹنا۔

5- خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا، جیسے ہرن، خرگوش، کبوتر، ٹڈی وغیرہ۔ لیکن سمندر کے جانوروں کا شکار کرنا حلال ہے۔

6- عقد نکاح کرنا

7- ہم بستری کرنا

*جو قسم عورتوں کے علاوہ صرف مردوں پر حرام ہے اس میں دو چیزیں ہیں:
1- جسم کی ساخت کا سلا ہوا کپڑا پہننا۔
2- اپنے سر کو پگڑی وغیرہ جیسی سر سے لگی ہوئی چیز سے ڈھانکنا۔
*وہ محظورات جن کا تعلق صرف عورتوں کے ساتھ ہے، دو ہیں:
1- نقاب لگانا۔
2- دستانے پہننا۔

*محظورات احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرنے والے کا کفارہ:
ایسے محظورات جن میں کفارہ تین دن کا روزہ رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا بکری ذبح کرنا ہے، وہ ہیں: سر ڈھاکنا، خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا وغیرہ۔
محظورات احرام میں سے کچھ کا بدلہ اس کے مثل کی قیمت ہے، جیسے: شکار کرنا، چنانچہ اس میں شکار کے برابر کی قیمت ادا کی جائے گی۔
محظورات میں سے بعض وہ ہے جس سے حج فاسد ہو جاتا ہے، اور وہ ہے ہم بستری اور اس جیسی چیز کرنا۔
چنانچہ کپڑا پہننا، سر ڈھانکنا، بال حلق کرانا، خوشبو لگانا، ان سب میں فدیہ ہے، جس میں حاجی کو اختیار ہوگا کہ وہ تین دن کا روزہ رکھے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا ایک بکری ذبح کرے۔

اور شکار کرنے میں اس کے ہم مثل یا اسی کے مساوی جانور کی قیمت ہے، جیسا کہ سورہ مائدہ کی جزا والی آیت میں مذکور ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقْتُلُواْ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّٰرَةٌ طَعَامُ مَسَٰكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِۦۗ عَفَا ٱللَّهُ عَمَّا سَلَفَۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ ٱللَّهُ مِنْهُۚ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ ﴾ [المائدة ٩٥].

(اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ فدیہ خاص چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ اپنے کئے شامت کا مزہ چکھے، اللہ تعالی نے گذشتہ کو معاف کردیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا تو اللہ انتقام لے گا اور اللہ زبردست ہے انتقام لینے والا)۔

*حج کے اعمال کا خلاصہ:

اول: جو حج تمتع کے لئے آئے تو وہ طواف و سعی کرے گا، یا جو حج افراد کے لئے آئے اور حج کی سعی کو مقدم کرنا چاہتا ہے تو سعی کے ساتھ طواف قدوم کرے گا۔

دوم: آٹھ ذوالحجہ کی رات منی میں گذارے گا، جو کہ سنت ہے۔

سوم: منی سے وقوف عرفہ کے لئے جائے گا، اور یہ رکن ہے۔

چہارم: مزدلفہ میں رات گذارنا، یہ واجب ہے، پھر منی کی طرف جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے کے لئے روانہ ہو گا اور ان اعمال کو انجام دے گا جن کا ذکر ہم نے کیا ہے: جن میں سے ذبح کرنا اور کنکری مارنا ہے، پھر طواف افاضہ اور حج کی سعی کرنا ہے۔

پنجم: ایام تشریق میں جمرات کو کنکری مارنا۔

ششم: الوداعی طواف کرنا، اور یہ حج کے واجبات میں سے ہے، جیسا کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: (چاہئے کہ بیت اللہ کے ساتھ لوگوں کا آخری عمل اس کا طواف ہو)۔

*غیر حاجی کے لئے ذی الحجہ کے دس دنوں کے اعمال:

نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ یہ دس دن دنیا کے عظیم ترین دنوں میں سے ہیں، اور ان دنوں میں نیک عمل کرنا دیگر دنوں سے افضل ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: "جو عمل ان (دس) دنوں میں کیا جائے، اس کے مقابلے میں دوسرے دنوں کا کوئی عمل افضل نہیں ہے"۔ لوگوں نے عرض کیا: کیا جہاد بھی ان کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا: "جہاد بھی ان کے برابر نہیں سوائے اس شخص کے جس نے اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا"۔ (بخاری: 969)

اور ان دنوں کی اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَٱلْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢﴾ (سورہ الفجر: 1-2) (قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی)۔

اور نبی ﷺ نے ہمیں کچھ ایسے کام بتائے ہیں جنہیں ایک مسلمان کو ان دنوں میں کرنا چاہئے، اور وہ یہ ہیں:

* کثرت سے نیک اعمال کرنا:

حافظ ابن حجر نے کہا: ذی الحجہ کے دس دنوں کے تمیز کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بڑی بڑی عبادتیں اکٹھا ہو جاتی ہیں۔ جیسے: نماز، روزہ، صدقہ، حج، اور ایسا دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا۔

*ان دس دنوں کے روزوں کی پابندی کرنا۔

اور یہ انتہائی مستحب عمل ہے، جیسا کہ امام نووی نے کہا ہے؛ کیونکہ یہ نیک اعمال میں سے ہے۔

*غیر حاجی کے لئے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا:

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (صيامُ يوم عرَفة، إنّي أحتسبُ على الله أن يُكفّر السّنةَ التي قبلَه والسّنة التي بعده) [رواه مسلم].

"میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹادے گا" (مسلم)

*کثرت سے تکبیر، تہلیل اور تحمید کرنا، (یعنی اللہ اکبر کہنا، لا الہ الا اللہ کہنا اور حمد بیان کرنا):

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ: (ان دس دنوں کے بہ نسبت اللہ کے نزدیک کوئی بھی ایسا دن نہیں ہے جس میں عمل زیادہ محبوب و معظم ہو، لہذا ان دنوں میں خوب تکبیر تحمید اور تہلیل کیا کرو) (مسند احمد)

اور جمہور فقہاء کے نزدیک تکبیر کا وقت عرفہ کے دن صبح سے شروع ہو کر ایام تشریق

کے آخری دن عصر تک رہتا ہے۔

باجماعت فرض نمازوں کے بعد اسے کہنا سنت ہے، چنانچہ تکبیر مطلق بکثرت کہی جائے، خصوصی طور پر عید کی نماز کے لئے نکلتے وقت، اور بقیہ تمام اوقات میں بھی، ذی الحجہ کے دس دنوں کی شروعات سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن غروب آفتاب تک۔

*دعا کرنا:

ان دس دنوں میں اور خاص طور پر عرفہ کے دن بکثرت دعا کرنے کو غنیمت جانیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾﴾ [البقرة ١٨٦].

"جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں ،اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے"۔

اور فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾﴾ [غافر ٦٠]

"اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا ہے) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو

قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے"۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے بڑھ کر بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہو، وہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے۔ اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کی بناء پر فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟"۔ (مسلم:1348)

*قربانی کرنا: اور یہ سنت موکدہ ہے۔

ابن قدامہ نے المغنی میں کہا: (قربانی کی مشروعیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے؛ اس میں ہم سب کے باپ ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا اور ہمارے نبی محمد ﷺ کی سنت کی اتباع ہے، اور جب تم قربانی کرنے کا ارادہ رکھو تو اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جاؤ۔

*مسجد نبوی کی زیارت:

مسجد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ایک مشروع عمل ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:
"لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجدي هذا والمسجد الأقصى" [رواه البخاري ومسلم].
"(عبادت وثواب کی نیت سے) تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کے لئے رخت سفر نہ باندھا جائے: مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصی"۔ (بخاری ومسلم)
چنانچہ حاجی وغیرہ کے لئے حج سے پہلے یا اس کے بعد مسجد نبوی شریف کی زیارت کرنا مشروع ہے، اسی طرح سے اسے چاہئے کہ وہ روضۃ الجنۃ میں نماز پڑھے، نبی ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبروں کی زیارت کرے، مسجد قباء کی زیارت کرے اور اس میں نماز پڑھے۔ نیز اہل بقیع اور شہدائے احد کی زیارت کرے؛ کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

آپ لوگ سعودی حکومت کے پیشواوں کو دعا میں نہ بھولیں، کہ انہوں نے بیت اللہ کے حاجیوں کی خدمت کو اولیت دی، اور اس کا سب سے زیادہ اہتمام کیا؛ اللہ تعالی انہیں ہماری طرف سے اور سبھی مسلمانوں کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

تحریر

ڈاکٹر / عبد اللطیف بن عبد العزیز بن عبد الرحمن آل الشیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوت وارشاد

فہرست

مقدمہ............................. ۱

حج کے مقاصد اور حکمتیں.......................... ۲

ارکان حج.. ۴

واجبات حج ۴

حج اور عمرہ کرنے والے کو مناسک میں داخل ہونے سے پہلے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟.................................. ۵

میقات.. ۶

حج کے اقسام.. ۷

عمرہ کا طریقہ... ۸

حج کا طریقہ... ۱۳

محظورات (ممنوعات) احرام ۱۷

محظورات احرام کے ارتکاب کا کفارہ ۱۸

حج کے اعمال کا خلاصہ...................................... ۲۰

غیر حاجی کے لئے ذی الحجہ کے دس دنوں کے اعمال.............. ۲۱

مسجد نبوی کی زیارت....................................... ۲۵

مناسك الحج والعمرة

حج اور عمرہ کے اعمال

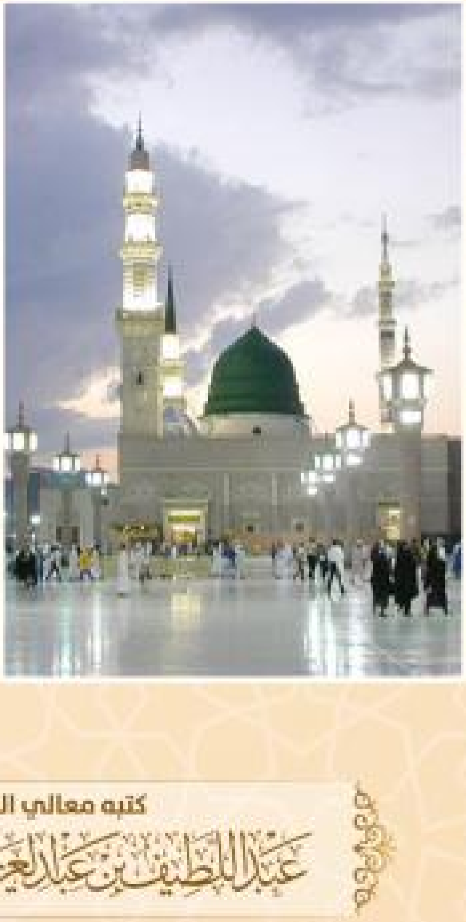

كتبه معالي الشيخ الدكتور

عبد اللطيف بن عبد العزيز بن عبد الرحمن آل الشيخ

اللغة الأردية - اردو

Second Edition 1445 H